۵۲۹۷-۹۳
۹۳/۵/۳

From: Anwaar-ul- Sadaat <anwaaruls@gmail.com>

Sent: Thursday, November 25, 2021 2:54 AM

To: daruliftadarululoom@gmail.com

Subject: Re: fatwa

السلام علیکم۔

کیافرماتے ہیں علمائے کرام حرمت مصاہرت (۱) کے ثبوت کے سلسلے میں کہ کن شرائط کے پائے جانے کی وجہ سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے؟ نیز حرمت (۲) مصاہرت کے سلسلے میں چوں کہ بعض ائمہ کے ہاں کچھ گنجائش ہے تو کیا فی زمانا جبکہ بے حیائی عروج پر ہے، دیگر ائمہ کے مذہب کے مطابق فتوی دینے کی گنجائش ہے؟ یہ بات علم میں آئی ہے کہ حضرات اکابرین دارالعلوم بعض مرتبہ زبانی نہ کہ تحریری طور پر مستفتی کے حالات کے پیش نظر گنجائش دیتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

براہ کرم تشفی بخش جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیے۔

والسلام

انوار السادات

03212894952

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۱/۲۳۵۱
جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(۱)۔(الف)۔۔۔حرمتِ مصاہرت ثابت ہونے کے لئے شرعاً مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

۱۔ جس عورت کو چھوا جائے وہ مشتہاۃ ہو یعنی جس کی طرف شہوت پیدا ہوتی ہو(اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق اس کی کم سے کم عمر ۹ سال ہے)۔

۲۔ عورت کو شہوت کے ساتھ چھوئے۔

۳۔ بلا حائل چھوا ہو اور چھونے سے شہوت ہوگئی ہو یا حائل ایسا ہو کہ اس سے جسم کی حرارت محسوس ہوتی ہو۔

۴۔ شہوت اسی عورت پر ہو کسی دوسری پر نہ ہو۔

۵۔ اگر شہوت پہلے سے موجود ہو تو اس کو چھونے سے مزید بڑھ گئی ہو۔

۶۔ شہوت کی وجہ سے اس عورت کے ساتھ غلط خیال(شہوتِ جماع)دل میں پیدا ہوا ہو۔

۷۔ اس وقت انزال بھی نہ ہوا ہو۔(ماخذہ التبویب:۱۵۲۰/۸۰،امداد الاحکام:۷۹۷تا۲/۸۰۹)

۸۔ شوہر بھی اس کی تصدیق کرتا ہو

مذکورہ بالا شرائط میں اگر کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(۲)۔(ب)۔۔۔مقلد کے لئے اصل تو یہی ہے کہ وہ اپنے امام کی تقلید کرے،اور عام حالات میں اپنے امام کے مذہب سے ہرگز خروج نہ کرے،البتہ اگر کبھی ایسی ناگزیر صورتِ حال پیش آجائے کہ اپنے مذہب میں کوئی حل نہ ملے،یا اس پر عمل کرنے میں شدید مشقت لازم آئے تو جب تک اپنے مسلک کے محقق متدین علماءِ کرام اس مسئلے میں مسلکِ غیر پر عمل کا مشورہ یا فتویٰ نہ دیدیں،اس وقت تک ہرگز اپنے امام کے مذہب کے خلاف عمل نہ کرے،کیونکہ مذہبِ غیر کو لینے کے لئے یہ شرط ہے کہ اتباعِ ہویٰ کی بنیاد پر نہ ہو،بلکہ ضرورتِ داعیہ کی وجہ سے ہو،اور ضرورت وہی معتبر ہے جس کو علماء اہلِ بصیرت ضرورت سمجھیں،اور جس مذہب کو اختیار کرنا ہو اس مذہب کے علماء سے بھی اس مسئلہ کی تمام تفصیلات میں مراجعت کی جائے،تاکہ مذہبِ غیر پر اس کی تمام شرائط اور قیود کو ملحوظ رکھتے ہوئے فتویٰ دیا جائے،نیز یہ بھی ضروری ہے کہ فتویٰ دینے والا ایسا شخص ہو جس نے کسی ماہر استاذ سے فن حاصل کیا ہو اور اہلِ بصیرت اس کو فقہ میں مہارتِ تامہ حاصل ہونے کی شہادت دیتے ہوں،تو ایسی صورت میں مذہبِ غیر پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔(ماخذہ التبویب:۱۸/۸۲۳)

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (۱/ ۳۲۳)

(يحرم على الرجل أمه وجدته وإن علت) فاسدة كانت، أو صحيحة (وبنته وبنت ولده) ذكرا، أو أنثى (وإن سفلت)

(جاری ہے۔۔۔)

الهداية في شرح بداية المبتدي (١/ ١٨٧)

قال: " ومن زنا بامرأة حرمت عليه أمها وبنتها "... فتصير أصولها وفروعها كأصوله وفروعه وكذلك على العكس "وقال الشافعي رحمه الله تعالى:لاتحرم،وعلى هذاالخلاف ومن مسته امرأة بشهوة حرمت عليه أمها وبنتها " ...وعلى هذا مسه امرأة بشهوة ونظره إلى فرجها ونظرها إلى ذكره عن شهوة

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (١/ ٣٢٦،٣٢٧)

(والزنا يوجب حرمة المصاهرة) حتى لو زنى بامرأة حرمت عليه أصولها وفروعها وحرمت المزنية على أصوله وفروعه، ولا تحرم أصولها وفروعها على ابن الواطئ وأبيه كما في المحيط للسرخسي..... (وكذا) يوجبها (المس) ولو بحائل ووجد حرارة الممسوس سواء كان عمدا، أو سهوا، أو خطأ أو كرهاويشترط كونها مشتهاة حالا، أو ماضيا فتثبت بمس العجوز بشهوة ولا تثبت بمس صغيرة لا تشتهى .....(بشهوةمن أحد الجانبين و) كذا يوجبها (نظره إلى فرجها الداخل) وهو المدور وعليه الفتوى كما في أكثر المعتبرات .... (و) كذا يوجبها (نظرها إلى ذكره بشهوة) متعلق بالنظر.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (٣/ ١٠٨)

والعبرة لوجود الشهوة عند المس والنظر حتى لو وجدا بغير شهوة ثم اشتهى بعد الترك لا تتعلق به حرمة

الدر المختار (٣/ ٣٣)

وحدها فيهما تحرك آلته أو زيادته به يفتى وفي امرأة ونحو شيخ كبير تحرك قلبه أو زيادته وفي الجوهرة: لا يشترط في النظر لفرج تحريك آلته به يفتى هذا إذا لم ينزل فلو أنزل مع مس أو نظر فلا حرمة به يفتي

حاشية ابن عابدين (٣/ ٣٣)

قلت: ويشترط وقوع الشهوة عليها لا على غيرها

حاشية ابن عابدين (٣/ ٣٣)

قال في الفتح: وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بأن يصدقها، ويقع في أكبر رأيه صدقها.------------------------------ والله سبحانه وتعالى اعلم

الجواب صحيح

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/جمادی الثانیہ/۱۴۴۳ھ

منصور اکبر

منصور اکبر سرگودھوی عفی اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/جمادی الثانیہ/۱۴۴۳ھ

۱۰/جنوری/۲۰۲۲ء

الجواب صحیح

۶/۶/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

۹/۶/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر 11/2351

۹/۶/۱۴۴۳

۱۳/۱/۲۰۲۲

نائب مفتی